سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ اگست بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔

اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے احکام اور اس کی رضا کو دنیا اور اس کی متعلقات پر مقدم کرنے کا نام تبتّل ہے

تبتّل تام کی صورت میں فنا کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور انسان خدا تعالیٰ میں گم ہو جاتا ہے

"ہمارے نزدیک اُس وقت کسی کو تبتّل کہیں گے جب وہ عملی طور پر اللہ تعالےٰ اور اس کے احکام اور رضا کو دنیا اور اس کی متعلقات و مکروہات پر مقدم کرے۔ کوئی رسم و عادت کوئی قومی اصول اس کا رہزن نہ ہو سکے نفس رہزن نہ ہو سکے نہ بھائی نہ جورو نہ بیٹا، باپ۔ غرض کوئی شے اور کوئی متنفس اس کو خدا تعالےٰ کے احکام اور رضا کے مقابلہ میں اپنے اثر کے نیچے نہ لا سکے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ایسا اپنے آپ کو کھو دے کہ اس پر فنائے اتم طاری ہو جاوے اور اس کی ساری خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد ہو کر خدا ہی خدا رہ جاوے۔ دنیا کے تعلقات بسا اوقات خطرناک رہزن ہو جاتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی رہزن حضرت حوّا ہو گئی۔ پس تبتّل تام کی صورت میں یہ ضروری امر ہے کہ ایک شکر اور فنا انسان پر وارد ہو۔ مگر نہ ایسی کہ وہ اسے خدا تعالیٰ سے گم کرے بلکہ خدا تعالیٰ میں گم کرے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے متعلق ۱۹ اگست کو بذریعہ فون موصول ہونے والی اطلاع کل کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ آج بذریعہ خط ۱۹ اگست کی جو تفصیلی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو رات بے حد بے چینی رہی اور اکثر جاگتے رہے۔ صبح ڈاکٹر یوسف صاحب نے معائنہ کیا۔ دل کا ایکسرے لیا اور بعض دیگر ٹیسٹ بھی بتائے ہیں جو کروائے جا رہے ہیں۔ کمزوری اور گھبراہٹ بے حد ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز ۴-۵ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک نئے طلباء کا داخلہ ہوگا۔ داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ مقررہ وقت پر جامعہ میں انٹرویو کے لئے پہنچ جاویں اور انٹرویو سے قبل دفتر جامعہ سے فارم داخلہ حاصل کر کے پُر کر لیں۔ طلباء کے پاس مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہونے ضروری ہیں۔

۱۔ میٹرک کا سرٹیفکیٹ یا تصدیق ہیڈ ماسٹر (۲) سکول کا کیریکٹر سرٹیفکیٹ

(۳) والدین یا سرپرست کی تحریری اجازت

نوٹ:۔ جامعہ کا پراسپکٹس شائع شدہ ہے طلباء منگوا کر ضروری معلومات اور کوائف معلوم کر سکتے ہیں ؛ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

امتحان رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا

۲۶ جون ۱۹۶۳ء کے پرچہ الفضل میں "رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کا امتحان" کے عنوان سے نظارت ہذا کی طرف سے اعلان شائع ہو چکا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب میں عیسائی عقائد کی تردید اور اسلامی تعلیم کی برتری نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جماعت کے ہر فرد کے لئے اس چھوٹی سی کتاب کا مطالعہ کرنا اور اس کے مندرجات حفظ کرنا از بس ضروری ہے۔ امتحان ۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا۔ تمام امراء اور صدر صاحبان اس کے لئے ابھی سے انتظامات مکمل کر لیں۔ اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد سے امداد لیں اور نظارت ہذا کو رپورٹ دیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ربوہ میں بارانِ رحمت ربوہ ۲۱ اگست۔ کل صبح ۹ تا ۱۰ بجے کافی عرصہ کے بعد ربوہ میں بارش ہوئی۔ دن بھر ابر چھایا رہا۔ رات کو پھر بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۴ بجے تک وقفہ وقفہ سے صبح تک جاری رہا جس کی وجہ سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا ہے۔ مطلع ابھی ابر آلود ہے۔

مبارک تحریک دعا یکم اگست تا ۹ ستمبر

روزانہ تین سو مرتبہ درود۔ نماز تہجد۔ اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں (معتمد صدر۔ صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اگست ۶۳ء

مسلمانان پاکستان میں ایک نئی قسم کی فرقہ سازی

اسلام جس میں پہلے ہی بہت سے فرقے اور متضاد الخیال جماعتیں موجود ہیں اور جو ذرا ذرا سے مسئلہ پر سر پھٹول تک نوبت پہنچا دیتے ہیں اب مغربی تہذیب اور ہمارے قدامت پسند اہل علم حضرات کی طفیل ایک نئی اور نہایت خطرناک تقسیم کا مورد ہو رہا ہے۔

اس وقت ایک مذہبی کہلانے والی جماعت نے اس تقسیم کی خلیج کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کے لئے نہایت خطرناک پراپیگنڈہ جاری کر رکھا ہے اور اس کے عجیب عجیب ہولناک پہلوؤں کو نمایاں کرنے اور ان کو زیادہ سے زیادہ قوم کے درمیان انتشار پھیلانے کے ذرائع اختیار کر رکھے ہیں۔ اور موجودہ مسلمان حکومتوں کو کوسنے کے لئے یہ استدلال اختیار کیا ہوا ہے کہ چونکہ جس جس اسلامی ملک کو آزادی ملی ہے اس میں برسر اقتدار جو گروہ آیا ہے وہ مغرب زدہ ہے اس لئے اسلامی قانون کو سر اٹھانے کا موقع نہیں مل سکتا۔

یہ استدلال بڑا ہی عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے مثلاً یہ جماعت پاکستان کے متعلق بھی یہی پراپیگنڈہ کرتی رہتی ہے کہ چونکہ انگریز جاتے وقت اقتدار ایسے ہی مغرب زدہ لوگوں کے سپرد کر گیا ہے اس لئے دینی تحریکوں کو پنپنے نہیں دیا جاتا یہ بات اس طرح سے کہی جاتی ہے کہ گویا جو کچھ ہوا ہے وہ قدرتی طور پر نہیں ہوا حالانکہ اقتدار حاصل کرنیوالے وہی لوگ تھے جنہوں نے ملک کی آزادی کیلئے کشمکش کی تھی اور جو آزادی کے وقت جان توڑ کوشش کر رہے تھے۔ قدرتاً آزادی کے وقت اقتدار ایسے ہی لوگوں کے ہاتھ میں آ سکتا تھا نہ کہ ان لوگوں کے ہاتھ جو اوّل تو پاکستان کے قیام ہی کے خلاف تھے اور جنہوں نے آزادی کے حصول کے لئے کچھ نہیں کیا تھا بلکہ منفی قوت بنے رہے تھے۔

یہ لوگ اس بات کا گلہ اس طرح کرتے ہیں کہ گویا انگریزوں کا جاتے وقت یہ فرض تھا کہ وہ مودودی صاحب اور ایسے ہی نام نہاد دین پسندوں کو ڈھونڈ کر جمع کرتے اور نہایت نیازمندی سے ان کے ہاتھ آزادی کا پروانہ پکڑاتے اور بوریا بستر باندھ کر چلتے بنتے۔

حیرانی کی بات ہے کہ مولانا مذکور کی تصنیف سیاسی کشمکش کا تیسرا حصہ جو پاکستان کے خلاف ایک خطرناک دستاویز ہے کی موجودگی میں یہ لوگ کس طرح ایسا بودا و غلط استدلال کرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

حال میں مسٹر سلیری نے اس جماعت کی خارجہ پالیسی کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ جماعت چین سے بوجہ اس کے دہریہ ہونے کے اور امریکہ و برطانیہ سے پاکستان کے تعلقات کے خلاف ہے۔ اس کے جواب میں جماعت اسلامی کے کئی ایک وکیلوں نے لکھا ہے کہ یہ غلط ہے جماعت اسلامی کی یہ پالیسی نہیں ہے۔ چنانچہ ایک مراسلہ نگار نوائے وقت میں رقمطراز ہے:-

”کیا سلیری صاحب اپنی تحریک کے ثبوت میں بتا سکیں گے کہ جماعت اسلامی کی طرف سے کب اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ یا مغربی ملکوں سے اس حد تک تعلقات منقطع کر لئے جائیں کہ وہ ہمارے دشمن بن جائیں یا چین اور روس سے تعلقات استوار نہ کئے جائیں۔ جماعت اسلامی تو سارے ملکوں سے زیادہ سے زیادہ تعلقات قائم کرنے کی حامی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ہماری خود مختاری پر آنچ نہ آئے معلوم نہیں سلیری صاحب کو جماعت اسلامی کے اس مسلک میں کونسی برائی نظر آئی ہے۔“ (نوائے وقت ۱۲ر۸ر۶۳ء)

یہ وہ جماعت ہے جس نے پاکستان کی اس لئے مخالفت کی تھی کہ چونکہ وہ کلکتہ کا ٹکٹ خرید چکے اب کراچی میل پر کس طرح سوار ہو جائیں اور یہ دلیل اب بھی دی جاتی ہے کہ جماعت اسلامی اقامت دین کے مقاصد لے کر ایک ایسے ملک کے معرض وجود میں لانے کے لئے کس طرح مسلم لیگ سے تعاون کرتی چنانچہ اس جماعت نے فیصلہ کن انتخابات میں مسلم لیگ کا ساتھ نہ دیا اور دشمنان پاکستان کے ہاتھ مضبوط کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اب یہ جماعت کہتی ہے کہ ہم تو چین و روس جیسے دہریہ ملکوں سے بھی تعاون کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض یہ جماعت ہے جو نعوذ باللہ اسلام کے نام پر گھٹیا سے گھٹیا سیاسی چال چلنے میں بھی کوئی مذائقہ نہیں سمجھتی۔ اور یہی جماعت ہے جس نے مغرب زدہ اور اسلام پسند کی فتنہ پرور تقسیم مسلمانوں میں قائم کرنے کی کوشش کی ہے اور نئی فرقہ سازی کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ اس ضمن میں مولانا امین احسن اصلاحی کا جو مودودی صاحب کے بقول اس وقت جید علماء میں سے ہیں ایک حوالہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جو ہر مسلمان کے لئے قابل غور ہے:-

”اس کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس طرح ہمارے ملک میں اسلام پسند اور مغرب پسند دونوں طبقے ایک دوسرے کے حریف بن کر اٹھ کھڑے ہوں گے اور ہر محاذ پر ان کے درمیان ایسی کشمکش برپا ہو جائے گی کہ کسی مشترک نقطہ نظر پر ان کا مجتمع ہونا ناممکن ہو جائے گا اگرچہ ہمارے ملک میں یہ دونوں طبقات پہلے سے موجود ہیں اور ان کے درمیان نظریاتی اختلافات بھی ہیں لیکن ابھی اس اختلاف نے ہار جیت کا رنگ اختیار نہیں کیا تھا اس وجہ سے سمجھنے اور سمجھانے کے امکانات موجود تھے لیکن اب یہ اندیشہ ہے کہ ایک مرتبہ اگر یہ ہار جیت کی جنگ لڑ کر ایک دوسرے سے الگ الگ ہو گئے تو پھر ان کے ملنے کے تمام امکانات ناپید ہو جائیں گے۔ پھر ان کے اختلافات کا فیصلہ فتح و شکست کے میدان ہی میں ہوگا اور یہ کہنا مشکل ہے کہ اس کشمکش میں آخری بازی کس کے ہاتھ رہے گی۔

ہمارے علماء کو معاملہ کے اس پہلو پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیئے اسلئے کہ اسی پر اس ملک میں دین کے مستقبل کا انحصار ہے۔ ان کو اپنے وقار سے زیادہ دین کو پیش نظر رکھنا ہے۔ ان کی انتہائی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ وہ ایک فریق بن کر لوگوں کے سامنے آئیں داعی اور مصلح کی حیثیت سے آئیں۔ یہی ان کا اصلی مقام ہے اور اسی مقام پر جمے رہ کر وہ مغربیت کی اس یلغار کا مقابلہ کر سکیں گے جس سے اب وہ عملاً دوچار ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مصر، ٹرکی، ایران ہر جگہ یہ کشمکش برپا ہو کر ایک نتیجہ تک پہنچ چکی ہے ہم اس اعتبار سے خوش قسمت ہیں کہ ہمارے ہاں یہ جنگ سب کے بعد چھڑی ہے۔ اس وجہ سے ہم حالات سے نتائج اخذ کرنے اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کے معاملہ میں دوسروں سے زیادہ بہتر پوزیشن میں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس موقع پر ہمارے علماء اور حامیانِ دین کو صحیح قدم اٹھانے کی توفیق دے اور ان رجحانات سے ان کو محفوظ رکھے جو گمراہی کا باعث ہوئے۔“

(میثاق اگست ۶۳ء صفحہ ۵-۴)

ان اقتباسات کے بعد اس ضمن میں ہم سوائے تائید کے کچھ نہیں لکھنا چاہتے۔ اہل علم حضرات کو چاہیئے کہ وہ ملک میں نئی فرقہ سازی کی بنیاد نہ رکھیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مغربی تہذیب سے مداہنت برتیں۔ موجودہ مغربی تہذیب تو ایسی ہے جس سے تو اہل مغرب بھی نالاں ہیں اور وہ اس سے نجات کے متمنی ہیں۔ تاہم ہر ترقی پسند مسلمان کو مغرب زدہ کا خطاب دیکر اپنے ملک میں ایک نئی قسم کی جنگ کا آغاز کرنا کسی طرح زیبا نہیں ہے اور یہ بدترین میکیاویلی سیاست کا مظاہرہ ہے جو اس طرح کیا جا رہا ہے +

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ کروایا جا رہا ہے جس کا عنوان ہے ”قرآن کریم اور زمانہ حال کی علمی ترقیات“ خدام کی سہولت کے لئے اس کی مدت میں مزید ایک ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ۳۰ ستمبر سنہ ۶۳ء تک تمام مقالہ جات مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اس میں اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب چالیس ۴۰۔ پندرہ ۱۵۔ دس ۱۰ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع کے موقع پر دئے جائیں گے۔

شہری مجالس مثلاً کراچی۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ربوہ اور لائلپور کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ دیگر مجالس کے قائدین کرام بھی اس مقابلہ میں شرکت کے لئے خدام کو تحریک کریں۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

جماعت احمدیہ جاجو بیرا (یوگنڈا) کا سالانہ جلسہ

۔ کامیاب اجتماع ۔ مختلف اہم دینی اور تربیتی عناوین پر تقاریر
۔ عیسائی پادریوں کی شرکت ۔ وقفہ ہائے سوالات ۔ لٹریچر کی تقسیم

مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام مقیم یوگنڈا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جماعت احمدیہ جاجو بیرا کا سالانہ جلسہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاجو بیرا مساکا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۴ جولائی کو بروز اتوار منعقد ہوا۔ جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا۔ اور اس کے علاوہ دعوتی چٹھیوں کے ذریعہ چیدہ چیدہ شخصیات کو مدعو کیا گیا۔ ٹانگانیکا کے چیف مشنری مولانا محمد منور صاحب دارالسلام سے اور ٹورو کے انچارج مبلغ مولانا چوہدری عنایت اللہ صاحب ایک دن قبل جلسہ میں شمولیت کی غرض سے پہونچ گئے تھے۔

جماعت احمدیہ جاجو بیرا نے جلسہ کے پنڈال کو خوب محنت سے آراستہ کیا۔ اور معززین کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا اچھا انتظام تھا۔ افریقن احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت لوگ بھی جلسہ میں شامل ہوئے اور مستورات بھی آئیں۔ جلسہ سے قبل صبح معلم جمعہ خمیس نے قرآن کریم کے ایک رکوع کا درس دیا۔ بعد میں جلسہ شروع ہونے تک احباب دینی سوالات پوچھتے رہے۔

جلسہ شروع ہوتے ہی دو افریقن پادری بمعہ اپنے چند رفقاء کے جلسہ گاہ میں آ گئے۔ چنانچہ ان پادریوں کے لئے الگ میز اور کرسیاں بچھائی گئیں۔ ان پر انکو بٹھایا گیا۔

اجلاس اول

جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مولانا عبدالکریم صاحب شرما امیر جماعت ہائے احمدیہ یوگنڈا ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم معلم خمیس بن جمعہ آف بوگیرے نے کی۔ شیخ محمد بوزا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی نظم

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ یہ جلسہ ہمارا ایک روحانی اجتماع ہے جس میں شامل ہونے کے لئے احباب اپنے کاروبار چھوڑ کر اور بعض اپنے بیمار رشتہ داروں کو چھوڑ کر کافی وقت اور رقوم خرچ کر کے آتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس جلسہ کے فیوض اور برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اس کے بعد آپ نے ریا حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

تقاریر اور وقفہ سوالات

صاحب صدر مولانا شرما صاحب کے ارشاد پر معلم خمیس بن جمعہ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے متعلق تقریر کی آپ نے قرآن کریم، حدیث اور بزرگوں کے اقوال سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور نزول مسیح کی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ آنے والے مسیح الموعود حضرت احمد علیہ السلام ہی ہیں۔ آپ کی تقریر بہت دلچسپ تھی۔

ان کے بعد مکرم زکریا کزیٹو جو کہ یوگنڈا پارلیمنٹ کے ممبر ہیں نے احمدیت کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ ان کی تقریر سامعین نے بہت توجہ سے سنی۔ ہر دو تقاریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ ایک بجے اجلاس نماز اور کھانے کے لئے برخاست ہوا۔

جماعت احمدیہ جاجو بیرا نے تمام مہمانوں کے کھانے کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ چنانچہ دوستوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ جس کے بعد نماز ظہر اور عصر ادا کی گئیں۔

اجلاس ثانی

نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے وقفہ کے بعد ۳ بجے اجلاس ثانی زیر صدارت محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما امیر جماعت ہائے احمدیہ یوگنڈا شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے چند اشعار علی الترتیب معلم خمیس بن جمعہ اور شیخ محمد بوزا نے پڑھے۔

ان کے بعد صوفی محمد اسحٰق صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بائبل کی بشارات کے متعلق تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اگرچہ بائبل میں یہودیوں اور عیسائیوں نے تحریف کر دی ہے۔ پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بعض ایسی واضح پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ جن کا اطلاق کسی اور نبی پر نہیں ہو سکتا۔ آپ کی تقریر کے بعد عیسائی پادریوں نے سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔

محترم صوفی صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے تردید الوہیت مسیح پر تقریر کی خاکسار نے بتایا کہ ابتدائے عالم سے ایک ہی خدا کی عبادت کی تعلیم دینے کے لئے انبیاء کرام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ بعد میں لوگ انبیاء کی تعلیم میں شرک کی ملونی کر دیتے رہے ہیں۔ اور اپنے بزرگوں اور نبیوں کو الوہیت کا درجہ دے دیتے رہے ہیں۔ حضرت عیسے علیہ السلام ہی ایسے نہیں۔ دوسرے کئی انبیاء کو بھی لوگوں نے معبود اور خدا کا بیٹا بنایا۔ خاکسار نے الوہیت مسیح کے دلائل کا رد کرتے ہوئے بتایا کہ اگر مسیح بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے خدا کا بیٹا کہلا سکتے ہیں۔ تو حضرت آدم اور ملک صدق سالم کو بھی خدا کے بیٹے مانا جانا چاہیئے۔ کیونکہ بائبل میں لکھا ہے۔ کہ دونوں بغیر ماں باپ کے تھے۔ اور بتایا کہ معجزات بھی یسوع کی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بائبل کے بیان کے مطابق دوسرے انبیاء نے بھی مسیح کی طرح معجزات دکھلائے۔ چنانچہ بائبل سے حوالجات پڑھ کر سنائے۔ خاکسار کی تقریر لوگنڈی زبان میں تھی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ عیسائی پادری لاجواب ہو کر اپنا سٹیج چھوڑ کر چلے گئے۔

خاکسار کے بعد محترم مولانا محمد منور صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے خاتم النبیین کی تفسیر بیان کرتے ہوئے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ غیر تشریعی نبوت کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کھلا ہے۔ آپ کی تقریر عالمانہ اور مدلل تھی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات، احادیث اور اقوال بزرگان کو بھی اپنی تقریر میں پیش کیا۔

ہر تقریر کے بعد پبلک کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ جو کہ بہت مفید رہا۔ جہاں احمدی مردوں نے جلسہ گاہ کی تیاری اور لوگوں کو دعوت دینے میں رات دن کوشش کی وہاں عورتوں نے بھی اپنے اخلاص اور تعاون کا ثبوت دیا۔ چنانچہ کھانا پکانے کا سارا انتظام عورتوں نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء

صاحب صدر کی اختتامی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ساڑھے چھ بجے ختم ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ جماعت میں بیداری کی روح پیدا ہوئی۔ مکرم مولانا عنایت اللہ خان خلیل مبلغ مساکا نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں ان تھک کوشش کی۔ جلسہ کو جاتے اور جلسہ سے واپس ہوتے ہوئے احمدی احباب نے اخبار وائس آف اسلام اور دیگر اشتہارات لوگوں میں تقسیم کئے۔ احباب کرام اور قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یوگنڈا کی احمدی جماعتوں اور مبلغین کے کام میں برکت دے اور لوگ اسلام اور احمدیت میں فوج در فوج داخل ہوں۔ آمین۔

ضروری اعلان

ماہ اکتوبر میں تشحیذ کا دیدہ زیب سالنامہ شائع ہو گا

ہم احمدی بچوں کی اطلاع کے لئے بڑی مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالنامہ شائع ہو رہا ہے۔ نوے صفحات کا یہ شمارہ بزرگان سلسلہ کے تعلیمی و تربیتی مضامین نصیحت آموز اور دلکش کہانیوں، دلچسپ حیرت انگیز واقعات، پیاری پیاری نظموں اور ہنسی سے لوٹ پوٹ کرنے والے لطائف کی وجہ سے بچوں کیلئے انتہائی دلچسپ اور مفید ہو گا۔

جماعت کے اہل قلم اصحاب اور بچوں سے درخواست ہے کہ وہ ۱۵ ستمبر تک اپنے مضامین ضرور بھجوا دیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والے مضامین غالباً شریک اشاعت نہیں کئے جا سکیں گے۔ سالنامے کی تیاری کی وجہ سے ماہ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ جملہ قارئین تشحیذ وایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ

شذرات

شیخ خورشید احمد

اس سے بھی بیزار اُس سے بھی بیزار

نوائے وقت میں مسٹر زیڈ۔ اے سلیری نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے متعلق جماعت اسلامی کے طرزِ عمل کا تجزیہ ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"جماعتِ اسلامی کا نظریہ جہان اسلامی ہے ۔۔۔۔۔۔ اب اگر اس نظریاتی نقطۂ نگاہ کی روشنی میں ہم ارد گرد کی دنیا پر نظر ڈالیں تو ۔۔۔ اس کے نزدیک صرف سعودی عرب رابطے کے لائق ہے چنانچہ رابطۂ عالم اسلامی بروئے کار آ گیا ہے جس کے مولانا مودودی سرگرم رکن ہیں اور جو مصر کی غیر اسلامی حالت پر نوحہ خواں اور طعنہ زن ہے اب اس صورت میں بتائیے غریب پاکستان کے پنپنے کی کیا امید ہے۔ بھارتی دشمن سے خائف۔ روس اور چین سے بیزار۔ مغرب سے متنفر مسلم ممالک سے منقطع۔ صرف سعودی عرب کی دوستی ہماری کمزوریوں کی کس قدر تلافی کر سکتی ہے؟" (نوائے وقت ۱۱ اگست)

اس تجزیہ میں تو صرف بیرونی ممالک کے نام گنائے گئے ہیں جن سے جماعت اسلامی بیزاری کا اظہار کرتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ جماعت پاکستانی مسلمانوں سے اور خود پاکستان سے بھی بیزار اور متنفر ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو ذرا یہ حوالے پڑھ لیجئے:۔

(۱) "یہاں جس قوم کا نام مسلمان ہے وہ ہر قسم کے رطب و یابس سے بھری ہوئی ہے کیریکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافروں میں پائے جاتے ہیں اتنے ہی اس قوم میں موجود ہیں ۔۔۔۔ تمام رذائلِ اخلاق میں یہ کفار سے کچھ کم نہیں ہے۔"

(۲) "یہ انبوہِ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم)

(۳) فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ جماعت اسلامی "مسلم لیگ کے تصورِ پاکستان کی علی الاعلان مخالف تھی اور جب سے پاکستان قائم ہوا ہے جس کو ناپاکستان کہہ کر یاد کیا جاتا ہے یہ جماعت موجودہ نظامِ حکومت اور اس کے چلانے والوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ ہمارے سامنے جماعت کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی نہیں جس میں مطالبہ پاکستان کی حمایت کا بعید سا اشارہ ہی موجود ہو اس کے برعکس یہ تحریریں جن میں کئی مقروضے بھی شامل ہیں تمام کی تمام اس شکل کی مخالف ہیں جس میں پاکستان وجود میں آیا اور جس میں اب تک موجود ہے۔"

(تحقیقاتی رپورٹ صفحہ ۲۶۱)

مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے کہ جماعت اسلامی مغرب و مشرق کے تمام اسلامی اور غیر اسلامی ممالک سے (بہ استثنے سعودی عرب) ہی بیزار اور متنفر نہیں ہے بلکہ خود پاکستان اور پاکستانی مسلمانوں سے بھی شدید متنفر اور بیزار ہے بالفاظ دیگر یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے سوا باقی ساری دنیا سے ہی بیزار ہے۔

ظلم و ستم کا ایک تاریخی واقعہ

ہفت روزہ دعوت لاہور" جو "تنظیم اہلسنت" کا ترجمان ہے "غزوات رسول" کے زیر عنوان حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوئے نبوت کے ساتویں سال کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"اب کفار کے رشک و حسد کی انتہا نہ تھی ایک نئی ترکیب مسلمانوں کو مجبور کرنے کی یہ سوچی گئی کہ ان سے ترکِ تعلقات کئے جائیں۔ چنانچہ آپس میں عہد ہوا کہ جب تک بنو ہاشم (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان والے) آپؐ کو قتل کے لئے حوالہ نہ کر دیں اس وقت تک کوئی شخص نہ ان سے ملے گا نہ ان سے بات چیت کرے گا اور نہ ان کے ساتھ خرید و فروخت کرے گا اور نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دیگا مسلمانوں کو خوف تھا مبادا کفار اچانک حملہ کر دیں۔ مجبوراً آنحضرتؐ مع اصحاب کے اپنے چچا ابوطالب کے وسیع مکان میں چلے آئے۔ بنو ہاشم کے وہ لوگ بھی جو اب تک مسلمان نہ ہوئے تھے پاس خاندان اسی مکان میں محصور ہوئے مؤرخوں نے اس مکان کو شعب ابوطالب کہا ہے کوئی باہر نکلنے نہیں پاتا تھا اگر کبھی کوئی نکلتا تو لوگ اس کو زد و کوب کرتے اور کوئی چیز بازار سے خریدنے نہ دیتے تھے۔ کئی سال تک مسلمان ابوطالب کی گڑھی میں محصور رہے سخت سے سخت تکلیفیں اٹھانی پڑیں پتیاں اور چمڑے کھا کھا کر انہوں نے یہ دن گزارے۔ بچوں کے بھوک سے رونے کی آواز باہر آتی تھی تو کفار سن کر خوش ہوتے تھے۔"

(دعوت ۹/۲ اگست ۶۳ء صفحہ ۸)

اس اقتباس سے جس میں ایک اہم تاریخی واقعہ پر روشنی ڈالی گئی ہے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ظلم و ستم سہنا محصور ہونا اور تکلیفیں اٹھانا کن کا کام ہوتا ہے اور مقاطعہ کرنا محصور کرنا اور ظلم و ستم کے ذریعے سے دوسروں کو خیالات بدلنے پر مجبور کرنا کن لوگوں کا شیوہ ہوا کرتا ہے جادۂ حق پر گامزن ہونے کا دعویٰ تو سبھی کو ہوتا ہے مگر عمل کے آئینہ میں اپنے کردار کو دیکھنے اور جانچنے سے ہی اصل حقیقت سامنے آتی ہے۔

شیعہ سنی فساد پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان

۱۹۲۷ء میں علاقہ تیراہ (آزاد سرحدی علاقہ) میں شیعہ سنی فساد ہو گیا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو بصیرت افروز بیان دیا تھا وہ آج بھی اس قابل ہے کہ اسے بغور پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے حضور نے فرمایا:۔

"اگر ہم آپس میں صلح و آشتی سے نہیں رہ سکتے تو ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم دوسری اقوام سے مطالبہ کریں کہ ہماری عزت کریں وہ جو کہ ایک دوسرے کو نسبتاً معمولی اختلافات کی بناء پر قتل کر دینے کو تیار ہو جاتے ہیں ان کو دوسرے مخالفین سے جن سے کہ بہت سخت اختلاف ہے یہ امید ہی نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ ان کے مذہب کی توقیر کریں گے ۔۔۔ میں تمام سنیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان معاملات میں پلیٹ فارم یا اخبارات میں بحث نہ کریں بلکہ باہمی اختلافات کا پرائیویٹ طور پر تصفیہ کرنے کی کوشش کریں ۔۔۔ سُنی صرف اس واسطے اس جھگڑے میں سنیوں کو حق پر نہ سمجھ لیں کہ وہ سُنی ہیں اور اسی طرح میں شیعوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ یہ خیال نہ کریں کہ شیعہ مظلوم ہیں صرف اس وجہ سے کہ وہ شیعہ ہیں۔ ۔۔۔ آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اپنے عظیم فضل سے ہماری مدد کرے اور تمام مسلمانوں کے دلوں کو نفرت اور دشمنی کے جذبات سے پاک کر کے ان کے دلوں میں رواداری اور ایک دوسرے کی عزت اور محبت کی روح پھونک دے تاکہ اس طرح متحد ہو کر ہم اطرافِ عالم میں اس کا نام بلند کر سکیں۔" (ضمیمہ الفضل ۱۹ ستمبر ۲۷ء)

معاصرین سے

* شاہ سعود کی علالت * دین کے نام پر کاروبار

شاہ سعود کی علالت

شاہ سعود کی دو سو بیویاں ہیں ان میں سے چالیس منکوحہ ہیں اور باقی بطور کنیز حرم شاہی میں شامل ہیں شاہ کی بے شمار لڑکیاں ہیں اور چالیس لڑکے ہیں۔ شاہ سعود کی علالت کے بعد — سعودی عرب کے ہر کہ دمہ کی زبان پر یہ سوال ہے کہ شاہ سعود کے بعد ان کا جانشین کون ہوگا — سلطان ابن سعود کی وصیت کے مطابق — امیر فیصل ہی تخت و تاج کے جائز وارث ہیں چنانچہ علاج کے لئے یورپ روانہ ہونے سے قبل — شاہ سعود نے عبوری طور پر اختیارات حکمرانی امیر فیصل کو تفویض کر دئے — شاہ سعود یورپ روانہ ہوئے تو پورے تزک و احتشام کیساتھ — حسین ترین بیویوں — اور کنیزوں کا ایک جلوس — ان کے جلو میں تھا — ایک بہت بڑا عملہ ان کے ساتھ تھا — فرانس اور سوئٹزرلینڈ — اٹلی اور بعض دوسرے ممالک کے ہوٹلوں میں شاہی کاروان کچھ اس سج دھج سے اترتا رہا کہ دیکھنے والے حیران و ششدر رہ گئے — شاہی حرم کی خواتین ان ہوٹلوں میں بے نقاب دیکھی گئیں اور ان کے حسن جہاں تاب کی ضوفشانیوں سے ہوٹلوں کی روشنیاں اور بالکونیاں جگمگا اٹھیں — فرانس اور اٹلی کے بازاروں میں شاہی خواتین نے ایک ایک دن میں دس دس بارہ بارہ ہزار ڈالر کی شاپنگ کی۔ پیرس کے ایک ہوٹل میں شاہی خاندان — اور — اس کے عملہ کے کھانے اور کمروں کے کرایہ کا بل چالیس ہزار ڈالر فی ہفتہ تھا — اس سیاحت یورپ کے دوران سعودی شاہزادوں کے کمروں میں پیرس اور اٹلی کی بعض ماڈل — اور کال گرلز کو بھی دیکھا گیا۔ جن کے نقرئی قہقہوں سے ان کے کمروں کے در و دیوار گونجتے رہے — متحدہ عرب جمہوریہ کے اخبارات نے ان واقعات کو خوب اچھالا — بلکہ فرانس اور اٹلی کے اخبارات نے شاہی خاندان کی خواتین کی برہنہ چہرہ تصاویر کو شائع کرکے — جلتی پر تیل ڈالا — یہ خبریں جب مصری۔ لبنانی عراقی اور شامی اخبارات کے ذریعہ سعودی عرب میں پہنچیں تو شاہ سعود کے خلاف عام نفرت کا اظہار کیا جانے لگا۔

— چنانچہ شاہ سعود — نے اس بڑھتے ہوئے ہیجان کو ختم کرنے کے لئے شاہی خواتین کو یورپ سے واپس سعودی عرب بھجوا دیا — اور چند ہفتوں کے بعد شاہ سعود خود بھی یورپ سے واپس سعودی عرب پہنچ گئے۔ لیکن وہ تھوڑے سے دنوں کے بعد ہی — اپنے خلاف بڑھتی ہوئی بے چینی اور نفرت کے پیش نظر دوبارہ یورپ جانے پر مجبور ہو گئے۔ اس وقت وہ یورپ میں ہیں اور عنان اقتدار امیر فیصل کے ہاتھ میں ہے۔

اس میں شک نہیں کہ شاہ سعود مملکت سعودیہ کے کامیاب سلطان ہیں اور شان سلطانی ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہیں۔ وہ بڑی شان و شوکت سے رہتے ہیں اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی سواری کے لئے جو کار ہے، وہ دنیا میں کسی فرمانروا کسی پریذیڈنٹ اور کسی وزیر اعظم کے پاس نہیں کار کیا ہے چلتا پھرتا محل کا ایک دیوان خانہ ہے، جو موسم گرما میں ٹھنڈا اور موسم سرما میں گرم رہتا ہے۔ جس میں شاہ استراحت کرتے ہیں غسل فرماتے ہیں۔ اس کی لائبریری میں عربیات کی کتابیں — اور جدید و قدیم عرب شعراء کے دیوان بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ امراؤ القیس اور متنبی اس کے دل پسند شعراء ہیں — وہ اکثر فرصت کے اوقات میں ان دونوں کے دیوانوں کا مطالعہ کرتا ہے اور وہ موسیقی کا دلدادہ بھی ہے اور موسیقی کے ریکارڈ سنتا ہے۔

شاہ سعود — بڑا زمانہ ساز حکمران ہے، اس نے شیوخ اور قبائل کی مخالفت کرنے کے لئے خزانہ کا منہ کھول دیا۔ اس نے اپنے دس سالہ دور حکومت میں شاہی خاندان کی پرورش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا شاہی خاندان کے ۲۳۲ شہزادوں میں سے ہر ایک کا سالانہ الاؤنس ۲۲ ہزار ڈالر مقرر کیا گیا۔ آج سے چار سال قبل شہزادوں کا کوئی الاؤنس مقرر نہیں تھا وہ حسب ضرورت شاہی خزانہ سے روپیہ حاصل کر سکتے تھے۔ شاہ سعود نے شاہزادوں کو مقررہ وظائف دے کر نہ صرف ان کو مطمئن کر دیا۔ بلکہ دوسرے لفظوں میں ان کے لا تعداد اخراجات پر کنٹرول قائم کر دیا جن شہزادوں کو کابینہ میں شامل کیا گیا ان کی سالانہ تنخواہیں تین لاکھ بیس ہزار ڈالر مقرر کر دیں —

ایک محتاط اندازہ کے مطابق سعودی عرب کی آمدنی کا نوے فی صد تیل کی رائلٹی سے حاصل ہوتا ہے۔ سعودی عرب اپنی تیل کی پیداوار کے لحاظ سے جزیرہ نمائے عرب میں تیل پیدا کرنے والے صف اول کے ممالک میں شمار ہوتا ہے، اور تیل کی رائلٹی سے ہر سال اسے کروڑوں ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔ سعودی عرب کو تیل کی فروخت سے تقریباً تیس کروڑ ڈالر سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔

شاہ سعود جو آجکل بستر علالت پر یورپ میں دراز ہیں، اور ان کی بینائی بھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ کم از کم ان کے حرم میں دو سو سے زائد خواتین ہیں۔ جن میں چالیس منکوحہ ہیں اور باقی خواتین کی حیثیت کنیز کی ہے۔ وہ مختلف قبائل سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان خواتین کو شاہی حرم میں محض سیاسی مصلحتوں کے تحت شامل کر رکھا ہے۔ شاہ سعود نے ۱۹۵۹ء میں چالیس خواتین سے شادی کر لی ان کی بے شمار اولاد ہے۔ جن میں چالیس لڑکے ہیں اور لڑکیوں کی تعداد ان گنت ہے۔ ان میں سے کچھ تو منکوحہ عورتوں میں سے ہیں، باقی کنیزوں کے بطن سے ہیں وہ جب بھی یورپ یا کسی دوسرے ملک کی سیاحت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں تو اپنے ساتھ خواتین کی بھاری تعداد لے جاتے ہیں۔ وہ عورتوں جمگھٹ کو بہت پسند کرتے ہیں اور فطرتاً "خوش ذوق" انسان ہیں — شاہ سعود نے آسٹریا میں ایک چھوٹے سے گاؤں نیو برگ کے نزدیک ایک عظیم الشان محل تعمیر کرایا ہے اور اس کے قریب ہی اپنے عملہ اور شہزادوں کے لئے ایک بہت بڑا محل کرایہ پر لے رکھا ہے۔ شاہ آجکل اس محل میں مقیم ہیں

سعودی عرب کی اقتصادی بحالی کے پیش نظر شاہزادہ فیصل نے شاہ سعود کے الاؤنس کو ۵ کروڑ، ۵ لاکھ ڈالر سالانہ سے گھٹا کر چار کروڑ چالیس لاکھ ڈالر سالانہ کر دیا ہے۔

چند ہفتوں کا ذکر ہے۔ اخبارات میں ایک سعودی شہزادے کی رنگین مزاجی اور نظر بازی کے بہت چرچے ہوئے — اس سعودی شہزادے کی نظر انتخاب ایک لبنانی تاجر کی ایک خوبصورت بیوی پر پڑ گئی، شاہزادہ محل پر گیا منہ میں پانی بھر آیا۔ اس لبنانی عورت کو حاصل کرنے کے لئے اس نے بہت سے ہاتھ پاؤں مارے، بلکہ اپنے ملازموں کے ذریعے اس لبنانی خاتون کو اغوا کرنے کی کوشش بھی کی۔ جب کسی طرح دال نہ گلی تو شاہزادے نے اس لبنانی عورت کو حاصل کرنے کے لئے اس لبنانی تاجر سے براہ راست تعلقات پیدا کر لئے اور اس پر زور دیا کہ وہ اپنی خوبصورت بیوی کو اس کے ہاتھ فروخت کر دے چنانچہ اس لالچی تاجر نے جس کی غیرت کا جنازہ نکل چکا تھا اپنی بیوی کی قیمت دس لاکھ ڈالر طلب کی سعودی شہزادے نے فوراً اپنی چیک بک نکالی لیکن فوراً ہی اسکے ذہن میں خیال آیا کہ اس کا الاؤنس کم کر دیا گیا ہے تب اس کے ہاتھ رک گئے۔ بالآخر اس سعودی شاہزادے نے اس لبنانی سوداگر سے اس کی بیوی کو ایک لاکھ ڈالر میں موسم گرما کے لئے مستعار خرید لیا — اس قسم کے سیکنڈل بعض اور سعودی شاہزادوں کے متعلق — مصری۔ فرانسیسی۔ اور امریکی اخبارات میں آتے رہتے ہیں جن سے سعودی خاندان کے شاہزادوں کی اخلاقی حالت کی تصویر عالم آشکارا ہو جاتی ہے۔

(چٹان ۱۲ اگست ۶۳ء)

دین کے نام پر کاروبار

جو لوگ دین کے نام پر کاروبار کرتے ہیں ہمارے نزدیک ان سے زیادہ اسفل مخلوق کوئی نہیں یہ منظر انتہائی اندوہناک ہے کہ نام نہاد علماء کا ایک گروہ محض ذکر و وعظ کی روٹی کھاتا ہے ان کا کام محض قرآن و حدیث کی تجارت ہے ہم نے اس گروہ کو ٹوکا کیونکہ متعلقات میں اس کے تصور سے ہم آج بھی لرزہ براندام ہو جاتے ہیں اگر قال اللہ وقال الرسول کہنے والوں کا یہ گروہ "خلق پیمبر" کا یہی نمونہ پیش کرتا ہے تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے اور ان کی دعوت و تبلیغ سے کونسی جماعت تیار ہوتی ہے — اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ ایک زوال پذیر قوم کی تمام نشانیاں انھوں نے قبول کر رکھی ہیں۔

۱:- واعظوں اور ذاکروں کی یہ جماعت سال بھر دور افتادہ قصبوں۔ دیہاتوں اور شہروں کا چکر کاٹتی گھٹیا قسم کے واعظ کرتی میلاد کی محفلیں رچاتی۔ نیاز و بھنڈ و ردیتی نذرانے وصولتی اور اپنے ذکر و بیان کے ٹکے کھرے کرتی ہے۔ ان کی حالت یہ ہے کہ اس مخصوص منڈلی نے بڑی بڑی جائیدادیں پیدا کر لی ہیں بلکہ سادہ دل عوام کے نذرانوں اور نکاحوں سے ان کے تن و توش بے ایمانوں کی تیر دل کے قبے ہو گئے ہیں

۲:- یہ لوگ دین کے علاوہ ہر قسم کے بدعات کا چرچا کرکے نہ صرف مسلمانوں کے عقائد کی عمارت خراب کرتے بلکہ تفریق بین المسلمین کے جرم کا ارتکاب بھی کرتے ہیں ان لوگوں کے عطیات کے بے شمار دھانے ہیں۔ زکوٰۃ وصولتے ہیں نذرانے لیتے ہیں خطابت کی قیمت ٹھہراتے ہیں صدقات جمع کرتے ہیں غرض ان کے چندوں کی شرعی و غیر شرعی بے شمار شکلیں ہیں اور ڈکارنے کے لئے صرف ان کا معدہ ہے۔

۳:- حقیقت یہ ہے کہ ان سیرت فروشوں مذہب فروشوں اور توحید و رسالت کے سوداگروں کی ماہانہ آمدنی ایک فرسٹ کلاس گزیٹڈ آفیسر سے بھی زیادہ ہے۔ ایک ملازم یا تاجر جو کچھ بھی کرتا ہو روٹی اپنی کھاتا ہے مگر یہ ہر روز پرائی روٹی توڑتے اور ختم بزرگان کے نام پر تنور شکم کو روشن رکھتے ہیں۔

نتیجۃً مسلمان قوم ایک ایسے دینی ناٹک کا شکار ہو گئی ہے جو ہر اعتبار سے شرمناک تھا اس قسم کے لوگوں سے صاحبان اقتدار کے لئے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ یہ لوگ ہر قسم کی مداہنت کیلئے ذاتی مشیر

ہفتہ وقفِ جدید

(۳ر ستمبر تا ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۳ء)

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے ۳ر ستمبر سے ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۳ء تک ہفتہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

"وقف جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو اور دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو اگر تم ایسا کروگے تو انشاء اللہ بہت جلد دنیا میں اسلام کا جھنڈا اونچا ہوگا اور کفر دم توڑ رہا ہوگا۔" (خطبہ الفضل ۲۲-۱-۵۸)

اس تحریک کے ذریعہ اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن کا کام ملک بھر میں بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جو حضور کے مبارک عہد خلافت کا عظیم کارنامہ ہے۔

حضور کی اس خواہش کے پیش نظر ۳ر ستمبر تا ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۳ء ہفتہ وقف جدید منایا جا رہا ہے عہدیداران جماعت و سیکرٹریان وقف جدید سے گذارش ہے کہ ان تاریخوں میں احباب سے مل کر اس مبارک تحریک کی اہمیت بیان کریں اور دوستوں کو اس کارِ خیر میں شامل کریں۔ اشاعت اسلام کے لئے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

دورہ انسپکٹر وقفِ جدید

مکرمی صوفی خدابخش صاحب بی اے انسپکٹر وقف جدید ضلع لاہور کی دیہاتی جماعتوں اور ضلع منٹگمری کے دورہ کے لئے ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ جملہ احباب کرام و عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وصولی چندہ کے لئے اُن سے پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ناظم مال وقفِ جدید

کتاب مذہب کے نام پر خون

★ —— مصنفہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

تیسرا (۳) ایڈیشن چھپ کر آگیا ہے —

اپنے آرڈر جلد بھجوا دیں (ناظم وقف جدید)

مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے

ہر سال ایک ہفتہ منایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے

"جماعت کے اندر بیداری پیدا کرنے کے لئے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ہر سال ایک ہفتہ ایسا منایا کریں جس میں وہ جماعت کے افراد کے سامنے مختلف تقاریر کے ذریعہ نہ صرف اپنی جماعت کے عقائد بیان کریں بلکہ یہ بھی بیان کریں کہ دوسروں کے کیا اعتراضات ہیں اور اُن اعتراضات کے کیا جوابات ہیں ۔ ۔ ۔ اس میں خدا تعالیٰ کی ہستی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت۔ خلافت اور دیگر مسائل اسلامی کے متعلق احمدیت کے عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا جائے اور پھر بتایا جائے کہ ان اعتقادات پر مخالفین کی طرف سے یہ یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں اور ان اعتراضات کے یہ یہ جوابات ہیں اسکے بعد لوگوں کا زبانی امتحان لیا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ انہوں نے ان باتوں کو کہاں تک یاد رکھا ہے چونکہ صرف ایک ہفتہ میں ان تمام مسائل کے متعلق جماعت کے دوستوں کو پوری واقفیت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہر سال یہ طریق جاری رہنا چاہیئے اور کبھی کوئی مسائل بیان کر دئے جائیں اور کبھی کوئی یہاں تک کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اتنا ہوشیار ہو جائے اگر اسے کسی وقت مخالفین کی لائبریری میں بھی بٹھا دیا جائے تو تب بھی وہ وہاں سے فاتح ہو کر نکلے مفتوح اور مغلوب ہو کر نہ نکلے۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں زعماء انصار اللہ و سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجالس میں یہ ہفتہ منانے کے لئے سعی فرمادیں اور روزانہ سات دن تک کسی موزوں وقت تک جبکہ دوست اکٹھے ہوں۔ تقاریر کا اہتمام کریں اور اس کے بعد اس کی رپورٹ بھی دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔ امید ہے تمام مجالس حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کرنے کی پوری کوشش کریں گی۔ فقط

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ انصار اللہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- داخلہ ایم اے پبلک ایڈمنسٹریشن

پنجاب یونیورسٹی مارننگ کلاسز برائے فُل ٹائم طلبہ۔ ایوننگ کلاسز برائے پارٹ ٹائم طلبہ آغاز کار ۳۰-۹-۶۳۔ شرائط: بی اے فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ۔ سوشل یا فزیکل سائنسز فارم داخلہ و پراسپکٹس ایک روپے میں دفتر پبلک ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ۲۲ لارنس روڈ لاہور سے۔ درخواستیں ۲-۹-۶۳ تک۔ انٹرویو اور قابلیت زبان دانی و جنرل نالج کا ٹسٹ ۱۰-۹-۶۳ (پ۔ٹ ۱۹-۸-۶۳)

۲- پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹرس پولیس

سکیل ۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۰۵۔ ابتدائی تنخواہ ۲۰۵۔ سپیشل پے ۳۵/-

شرائط: باشندہ ضلع ملتان۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ درخواستیں ۲۰-۹-۶۳ تک بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان رینج بوساطت متعلقہ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

قابلیت ایل ایل بی نیز چھ ماہ تجربہ وکالت۔ عمر ۱۴-۹-۶۳ کو ۱۸ تا ۳۰ (پ۔ٹ ۱۲-۸-۶۳)

۳- داخلہ فرسٹ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان

درخواستیں ۲۲-۸-۶۳ تک۔ فارم واپسی لفافہ بھیجکر دفتر کالج سے۔ شرائط انٹر سائنس سیکنڈ ڈویژن (پ۔ٹ ۱۱-۸-۶۳)

۴- داخلہ گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن

لاہور سٹیڈیم فیروز پور روڈ لاہور۔ جونیئر و سینیئر ڈپلومہ کورس۔ داخلہ مردانہ ۲۰-۱۹-۹-۶۳ درخواستیں ۳۱-۸-۶۳ تک (پ۔ٹ ۱۱-۸-۶۳)

۵- داخلہ انجینیئرنگ کورسز انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل سٹڈیز

پاکستان بوائے سکاؤٹس کیمپس۔ پی او والٹن لاہور

۱- ٹیکنیکل کالج برائے سکاؤٹس کیمپس والٹن لاہور

۲- " " ۱۷۵ جی ایس - پی ای سی - ایچ ایس - کراچی ۲۹

۳- " " ۵۳ سی - سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

۴- " " یوسف منزل - جی ٹی روڈ پشاور

درخواستیں برائے داخلہ سیکشن پرے پیریٹری کلاس برائے اے ایم آئی ای۔ امتحان۔ انسٹی ٹیوٹ آف انجینیئرس پاکستان۔ شرط داخلہ ایف ایس سی پری انجینیئرنگ۔ پراسپکٹس دو روپے نقد میں یا دو روپے باسٹھ پیسے میں بذریعہ ڈاک ہر ایک ٹیکنیکل کالج کے پرنسپل سے۔ داخلے میں "پہلے آنے والا پہلے" کے اصول پر عمل۔ درخواستیں بلاتوقف (پ۔ٹ ۱۲-۸-۶۳)

۶- داخلہ سینیٹری انسپکٹر کلاس

شرائط میٹرک: درخواستیں ۳۱-۸-۶۳ تک بنام ڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہائی جین اینڈ پری وینٹو میڈیسن ۶ برڈوڈ روڈ لاہور۔ پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ویسٹ پاکستان لاہور سے (پ۔ٹ ۷-۸-۶۳)

درخواست ہائے دُعا

۱- خاکسار کے بھائی محمود احمد صاحب معلم وقف جدید محمود آباد ضلع ملتان میں ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبد الستار کارکن صیغہ امانت و خزانہ)

۲- شیخ عبد العزیز صاحب (جو شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ایڈووکیٹ کے بہنوئی ہیں) آج کل لاہور سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں (شیخ محمد یوسف مسجد احمدیہ لائلپور)

۳- خاکسار متعدد پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (میاں چراغ الدین احمدی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

وصولی چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۳ء

ضلع گجرات کے مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے چندہ وقف جدید وصول ہو چکا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا فرمائے آمین!

نام	روپے
۱۔ کیپٹن اعجاز ربانی صاحب منجانب والدہ مرحوم ملک عطاء اللہ صاحب گجرات	۵ - .. روپے
بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال ڈنگہ	۱۰ - ..
مرزا عبدالحق صاحب سال ۴ تا ۶ ۔ فتح پور	۱۹ - ۷۵
ڈاکٹر نصیر احمد صاحب	۷ - ..
اہلیہ صاحبہ " "	۷ - ..
بچگان " "	۳ - ..
بابو اللہ دتہ صاحب کھوکھر	۶ - ..
محمد رمضان صاحب	۹ - ۳۶
چوہدری محمد علی صاحب معہ اہل و عیال	۸ - ۱۲
چوہدری فضل اللہ صاحب	۶ - ۳۷
بلا تفصیل	۱۰ - ۳۷
میاں فضل کریم ولد عبدالعظیم صاحب چک سکندر	۶ - ۲۵
میاں عبداللطیف "	۶ - ۲۵
نذر محمد ولد شاہ محمد صاحب	۶ - ..
محمد اکبر ولد نور محمد صاحب	۶ - ..
بشیر احمد صاحب	۶ - ..
میاں رحمت علی صاحب	۶ - ..
غلام محمد ولد فتح علی صاحب	۶ - ..
محترمہ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ نذر محمد صاحب	۶ - ..
محمد اسلم صاحب بورہ نوالی	۶ - ..
غلام حیات صاحب کلاچوال	۱۲ - ..
خان ولد احمد دین صاحب	۶ - ..
غلام قادر ولد امام الدین صاحب	۶ - ..
مولوی گل محمد صاحب	۱۲ - ..
محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ	۶ - ..
چوہدری عبدالمالک صاحب ڈھولح گجرات	۶ - ۵۰
" محمد شفیع صاحب	۶ - ۷۵
چوہدری شاہ محمد صاحب	۶ - ۳۷
" محمد ابراہیم صاحب	۶ - ..
" عبدالغنی صاحب	۶ - ..
" نور محمد صاحب	۶ - ..
" سلطان احمد صاحب	۶ - ..
" جلال الدین صاحب	۶ - ..
" فیض احمد صاحب معہ اہل و عیال	۶ - ..
" غلام احمد صاحب	۶ - ..
" محمد اسمٰعیل صاحب	۶ - ..
" محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب	۶ - ..
" محترمہ فتح بیگم ۔ راج بیگم صاحبہ	۶ - ..
سید بیگم ۔ رحمت زوجہ عبدالقادر صاحب	۶ - ..
ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید	۷ - ..
میاں محمد ابراہیم صاحب اسمٰعیلہ	۸ - ۵۰
شریف احمد صاحب سیکرٹری مال	۷ - ..
غلام علی صاحب	۶ - ۵۰
اہلیہ صاحبہ شریف اللہ صاحب	۶ - ۳۷
چوہدری نیاز علی صاحب معہ والدہ صاحبہ	۶ - ..
شیخ عبدالحق صاحب لالہ موسیٰ	۶ - ..
شیخ الطاف احمد صاحب لالہ موسیٰ	۶ - ..
بشیر احمد سیکرٹری مال مرڑے عالمگیر	۷ - ۳۵
چوہدری ناصر احمد صاحب	۱۶ - ..
میجر منظور الحسن صاحب	۲۶ - ..
محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ زوجہ کیپٹن اللہ داد صاحب مرحوم کھاریاں	۱۲ - ..
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار میجر سمی شاہ صاحب	۶ - ۵۰
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ	۶ - ..
محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب	۶ - ..
منجانب مولوی عطاء الٰہی صاحب مرحوم	۶ - ..
" چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم	۶ - ..
" رشید الدین صاحب	۶ - ..
" عبدالباسط صاحب	۶ - ..
زینب بی بی صاحبہ منجانب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۶ -
" " حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۶ -
" " والدین مرحوم	۶ - ..
محترمہ بھاگ بھری صاحبہ زوجہ عبدالرحمٰن صاحب نمبردار	۶ - ..
صوبیدار فضل الٰہی صاحب	۶ - ..
محترمہ نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ ایاز صاحب	۶ - ..
ایم منظور احمد صاحب کھوکھر منزل	۶ - ..
بشیر احمد صاحب ابن ماسٹر عبدالغفور صاحب	۶ - ..
محترمہ امیر بیگم صاحبہ زوجہ فضل الٰہی صاحب	۶ - ..
فضل بیگم صاحبہ زوجہ میاں نور الدین مرحوم	۶ - ..
چوہدری عنایت علی صاحب	۶ - ..

(باقی)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی محترم چوہدری عابد علی صاحب بٹر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان ڈاکٹر آف لاء کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مورخہ ۵/۶/۶۳ کو انگلستان تشریف لے گئے ہیں صحابہ کرام احباب جماعت درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور نمایاں کامیابی عطا کرے۔

(حامد اعظم بٹر ۔ نارنگ منڈی)

شکریہ احباب

میرے والد ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی وفات پر اکثر دوستوں کے خطوط و تاریں موصول ہوئی ہیں میں انکی دلی ہمدردی کا ممنون ہوں فی الحال فرداً فرداً جواب ارسال کرنا مشکل ہے انشاءاللہ تعالیٰ اولین فرصت میں جواب تحریر کروں گا (سید محمود احمد ۔ ربوہ)

موصی صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

احباب کرام کو بار بار توجہ دلائی جا چکی ہے کہ نظارت بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں اگر وصیت نمبر معلوم نہ ہو تو نام معہ ولدیت وغیرہ ضرور تحریر کیا کریں لیکن باوجود بار بار یاد دہانیوں کے بعض احباب اس سے غفلت کر جاتے ہیں جس سے بڑی دقت اور نمبر تلاش کرنے میں وقت کا ضیاع ہوتا ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حصہ آمد کی ادائیگی اور موصی صاحبان

سال رواں کی پہلی سہ ماہی ختم ہے۔ مگر حصہ آمد کی وصولی گزشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کی نسبت تقریباً ۱۹ ہزار اور بجٹ کے لحاظ سے ۲۸ ہزار روپیہ کم ہے

جن احباب نے حصہ آمد کی وصیت کی ہوئی ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی وصیت کی روح کو اور اس کی غرض و غایت اور مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی وصیت کا ماہوار چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اس میں ناغہ نہ ہونے دیں۔ مجبوریاں اور معذوریاں تو ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ انسانی نفس ایسا حیلہ جو اور بہانہ ساز ہے کہ اسے جہاں بھی ذرا سی الجھن اور مشکل پیش آتی ہے وہ اسے اپنے لئے وجہ جواز قرار دے کر اس کا نام مجبوری اور معذوری رکھ لیتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ وصیت کے معاملہ میں اس نے کیا عہد کیا تھا جسے وہ اپنی دوسری ضروریات پر مؤخر کر رہا ہے۔ پس ہر ایک موصی کا فرض ہے کہ وہ اپنی دوسری ضروریات پر اس عہد کو مقدم کر کے جو اس نے وصیت کرتے وقت کیا تھا حصہ آمد کی ادائیگی میں باقاعدگی کو اپنا اولین فرض سمجھے اور اس میں تخلف نہ ہونے دے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے بہنوئی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب آف ریڈیو الیکٹرک ہاؤس کراچی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں وہ انگلینڈ سے طبی مشورے اور معائنہ کے بعد واپس پاکستان آ چکے ہیں لیکن صحت بحال نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک سعادت احمد، ۹۰ انارکلی۔ لاہور)

ربوہ میں رنگ ٹورنامنٹ

مورخہ ۱۴ اگست کو "یوم پاکستان" کی تقریب پر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جو آل ربوہ رنگ ٹورنامنٹ منعقد ہوا اس میں قریباً تیس ٹیموں نے شرکت کی۔ دارالرحمت شرقی کے مجیب اللہ خاں اور سیف الحق چمپئین قرار پائے۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

ریڈیو مکینک

ہمیں ایک احمدی تجربہ کار ریڈیو مکینک کی ضرورت ہے، ضرورتمند احباب ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں جس میں تجربہ اور قابلیت کا ذکر ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔

چوہدری بشیر احمد وینس

سیالکوٹ ریڈیو کارپوریشن نبک روڈ مردان

معاصرین سے

بقیہ صفحہ ۵

تیار رہتے ہیں لیکن اس سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں نہ صرف قوم کے لئے جانگسل ہوتے ہیں بلکہ ملک اس کا خمیازہ کش ہو کر موت کے دہانہ پر چلا جاتا ہے

ایک قوم کی حقیقی روح اس کی معنوی زندگی ہے اگر کسی قوم میں معنوی زندگی نہ رہے تو وہ قوم دیر یا سویر عملاً مردہ ہو جاتی ہے روسی ترکستان (بخارا سمرقند کے علاقے) کو یہی حادثہ پیش آیا غور کیجئے ہندوستان میں مشائخ اسلام کا سلسلہ بخارا و سمرقند سے اٹھا اور پہنچا لیکن آج بخارا و سمرقند کا نام لیوا بھی کوئی نہیں عجب یہ کبھی دنیائے اسلام کا جنددی نہ تھے ہوا کیا۔ جب سمرقند و بخارا پر زار کی فوجیں حملہ آور ہوئیں تو مقامی علماء اور ان کے سلسلے ختم خواجگان چشت میں منہمک تھے۔ اُدھر گولے پھٹ رہے تھے ادھر یہ گلے پھاڑ رہے تھے انھوں نے سمجھا میلاد ان کے امراض کا علاج ہے نتیجہ معلوم کہ یہ نظاتے ہی نوشتہ عبرت ہو گئے حکومت کا فرض ہے کہ ہمارے ان میلاد خواں علماء کا محاسبہ کرے جو چیز ان کے لئے خطرناک نہیں وہ قوم کے لئے خطرناک ہے جب تک ان لوگوں کی وعظ فروشیاں ختم نہ ہوں گی مسلمان قوم میں تجدید و احیائے دین کا تصور ہرگز ہرگز بار آور نہیں ہو سکتا ہے۔"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۹ اگست ۱۹۶۳ء)

تین ماہ اصلاح وارشاد کے کام کیلئے وقف کرنیکی ضرورت

اصلاح و ارشاد کا کام سلسلہ احمدیہ کا بنیادی کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اصل مقصد ہی اصلاح و ارشاد تھا۔ جماعت کی دن بدن وسعت اور ترقی کے باعث اور دیگر حالات کے پیش نظر اصلاح و ارشاد کا کام کافی وسعت اختیار کر چکا ہے۔ سلسلہ کی طرف سے اس کام کے لئے جو مربی مقرر ہیں ان کی تعداد کام کی اہمیت اور وسعت کے پیش نظر قلیل ہے۔ جماعت کو اس قلت اور کمی کا خاص احساس ہے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر معزز نمائندگان نے متفقہ طور پر اس کمی کے پیش نظر یہ تجویز کیا تھا کہ احباب جماعت میں تحریک کی جائے کہ وہ کم از کم تین ماہ کے لئے اصلاح و ارشاد کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شوریٰ کی اس تجویز کو منظور فرما لیا۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے احباب جماعت میں تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو کم از کم تین ماہ کے لئے وقف کریں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو وقف کی اطلاع کے ساتھ اپنے کوائف سے بھی مطلع کریں۔ مثلاً علمی قابلیت عمر اس وقت کیا کام کرتے ہیں کب سے کب تک وہ اپنے آپ کو وقف کر سکتے ہیں۔ ان واقفین کو جب کام پر لگایا جائے گا تو انہیں صرف کرایہ کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ دیگر اخراجات ان کے اپنے ہوں گے۔

(قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد)

سوال وجواب کے رنگ میں اسلامی مسائل مرتب کرنیکی ضرورت

کتاب مرتب کرنیکے سلسلہ میں یکصد روپیہ انعام کا اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی اور آپ ارادہ رکھتے تھے۔ کہ ایک کتاب عورتوں کے لئے مسائل کی تیار کی جائے۔ جو سوال و جواب کی صورت میں ہو۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے ارادہ کیا تھا کہ عورتوں کے لئے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال و جواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کئے جاویں مگر اس قدر فرصت نہیں ہو سکتی۔ کوئی اور صاحب اگر لکھیں تو عورتوں کو فائدہ پہنچ جاوے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۸۸)

نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ سے درخواست کرتی ہے کہ احباب جماعت میں سے کوئی جواں ہمت یا خواتین میں سے کوئی باہمت بہن اس کام کو کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کر کے ثواب عظیم حاصل کرے۔ تجویز یہ ہے کہ مردوں یا مستورات میں سے جو بھی یہ کام بخوبی کر سکیں۔ وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ نظارت کی منظوری پر وہ ایسی کتاب تیار کریں۔ جن صاحب کی کتاب اشاعت کے قابل سمجھی جائے گی انہیں نظارت کی طرف سے یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اُمراء اور صدر صاحبان اسبارہ میں خاص دلچسپی لے کر ممنون فرماویں۔

(قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

معیار اوّل: (ا) لیکچر سیالکوٹ

(ب) کھانے پینے سونے جاگنے کی ادعیہ ماثورہ

معیار دوم: (ا) ترجمہ نماز بقیہ نصف

(ب) لیکچر سیالکوٹ زبانی سنکر

تاریخ امتحان: ۱۳/۹/۶۳ برائے ربوہ

۱۵/۹/۶۳ برائے بیرونجات

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۲۵